اور آپ نے نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کرنے کا ارادہ فرمایا پھر وہ عاجز ہوگئے اور انھوں نے جزیہ دینے کو اختیار کیا۔ پھر آپؐ حج کے لیے روانہ ہوئے اور آپؐ کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی حاضر ہوئے۔ پھر آپؐ نے ان کو حج کے مناسک دکھائے اور شرک کی تحریفات کو رد کر دیا۔

اور جب ارشاد کا کام تمام ہوا اور آپؐ کا وقتِ موت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو ایک شخص کی صورت میں بھیجا تاکہ لوگ اس کو دیکھیں تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور ساعت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور جبرائیل علیہ السلام اس کی تصدیق کرتے تھے۔ تاکہ یہ اس کے دین کا نتیجہ ہو۔

اور جب آپؐ بیمار ہوئے تو رفیق اعلیٰ کو یاد کرتے رہے اور اس کی طرف مشتاق ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی وفات کرائی پھر ملت کے امر کے کفیل بنے پھر ایسی قوم کو مقرر کیا جو کہ کسی ملامت کرنے کی ملامت سے خوف نہیں کرتے تو انھوں نے جھوٹے نبیوں، روم اور عجم سے قتل کیا تاکہ اللہ کا امر پورا ہوا۔ اور اس کا وعدہ پورا ہوا۔

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

غزوات

امان علی نقوی شمیم

(آخری قسط)

۲۲۔ غزوہ حدیبیہ

(۱) یہ غزوہ دراصل نہ دفاع تھا اور نہ حملہ، اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے میں داخلہ بُرا سمجھا۔ لہذا انھوں نے بالاتفاق طے کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے قافلے کو مسجد حرام میں روک لیں اس مقصد کے لیے انھوں نے خالد بن ولید کی سرکردگی میں بعض دیگر روایات کے بموجب عکرمہ بن ابی جہل کی سرکردگی میں دوسو سواروں کی جمعیت بھیجی گئی۔ فریقین میں تبادلہ خیال کے لیے قاصد بھی بھیجے گئے مسلمانوں کی طرف سے بسر بن سفیان الخزاعی اہل قریش سے گفتگو کرنے مکہ گئے اور وہاں کے لوگوں کے خیالات سے آگاہی حاصل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ بعد میں ایک مرتبہ خراش بن امیۃ الکعبی ہیں جنھیں یہ اطمینان دلانے کے لیے بھیجا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد محض عمرہ کرنا ہے۔ اسی طرح کفار (قریش) میں سے بدیل بن ورقا اور عروہ بن مسعود الثقفی، مکرز بن حفص بن الاخیف الحلیس بن علقمہ، سہیل بن عمرو وغیرہ بغرض گفتگو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آخر الذکر سے گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا۔

(۲) نماز ظہر کے بعد نماز خوف بھی پڑھی گئی۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم خونریزی کرنے کے لیے نہیں آئے صرف بیت اللہ

کا طواف کرنے آئے ہیں۔ لیکن اگر ہمیں روکا گیا تو لڑیں گے۔

(۴) قاصدوں کے تبادے کے دوران حضرت عثمان بن عفان کے شہید کر دیئے جانے کی خبر پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بیعت رضوان کی دعوت دے دی اور ایک درخت کے نیچے بیعت لی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بیعت لی۔ آپؐ نے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے مارا اور فرمایا کہ "وہ اللہ کی حاجت اور اس کے رسولؐ کی حاجت میں گئے ہیں"۔

(۵) سب سے پہلے بیعت رضوان کرنے والے ابوسنان الاسدی تھے۔

(۶) جس درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی وہ ایک خار دار بلند ریگستانی (ببول کا) درخت تھا جو "شجرۃ الرضوان" کے نام سے مشہور رہا۔ لوگوں نے اس کا احترام کرنا اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس خبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس درخت کو کٹوا دیا۔

(۷) مکہ میں داخلے میں مزاحمت اور باہم گفتگوؤں کے بعد ایک حسب ذیل صلح نامہ ہوا جس پر اہل قریش کی طرف سے سہیل بن عمرو نے دستخط کیے اور مسلمانوں کی طرف سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیے۔ صلح نامہ کا متن حسب ذیل تھا۔

"یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمدؐ بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی دونوں نے دس سال تک ہتھیار رکھ دینے کا عہد کیا کہ لوگ امن سے رہیں اور ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں۔ اس طور پر کہ نہ خفیہ چوری ہو نہ خیانت ہو، یہ معاہدہ ہمارے درمیان (بندش فتنہ کے لحاظ سے) ایک بند صندوق کا حکم رکھتا ہے ہمارے درمیان مثل ایک صندوق کے ہے، جو چاہے کہ محمد کی ذمہ داری میں داخل ہو تو وہ ایسا کر سکے گا۔ جو شخص یہ پسند کرے کہ قریش کے عہد میں داخل ہو تو وہ بھی ایسا کر سکے گا، ان میں سے جو شخص بغیر اپنے ولی کی اجازت کے محمد کے پاس آئے گا تو وہ اسے اس کے ولی کے پاس واپس کر دیں گے۔ اصحاب محمد کے پاس سے جو آئے گا وہ اسے واپس نہیں کریں گے۔ اس سال محمد اپنے اصحاب کو ہمارے پاس سے واپس لے جائیں گے اور آئندہ سال وہ ہمارے پاس مع اپنے اصحاب کے

اس طرح آکر مکے میں تین دن قیام کریں گے کہ ہمارے یہاں سوائے ان ہتھیاروں کے کوئی ہتھیار لے کے داخل نہ ہوں گے ۔ جو مسافر کے ہتھیار ہوتے ہیں اور وہ تلواریں ہیں جو چمڑے کے میان میں ہوتی ہیں ۔

ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدہ بن الجراح اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص بن الاخیف اس کے گواہ ہوئے۔"

اس عہد نامہ کا عنوان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی اور اس کی نقل سہیل بن عمرو کے پاس رہی ۔

اس متذکرہ صلح نامے کے نتیجے میں حسب ذیل تین اصول طے پائے ۔

(۱) مشرکین میں سے جو کوئی آپ کے پاس آئے گا وہ ان کے پاس واپس کیا جائے گا

(۲) مسلمانوں میں سے جو کوئی آپ کے پاس آئے گا وہ اسے واپس نہیں کریں گے ۔

(۳) آپ مکے میں آئندہ سال داخل ہوں گے اور تین دن قیام کریں گے سوائے ضروری ہتھیاروں کے جیسے تلوار اور کمان اور اسی کے مثل اور کوئی ہتھیار نہ لائیں گے ۔

(۸) اس معاہدے کے بعد حضرت ابو جندل آئے جو اپنی بیڑیوں میں مقید تھے آپ ؐ نے اسے ان کے پاس واپس کر دیا ۔

(۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دب کر صلح کرنے کے حامی نہ تھے ۔ ان کا خیال تھا کہ متذکرہ تین اصولوں میں سے پہلی دو شرطیں انصاف کے خلاف ہیں ۔

(۱۰) عازمین عمرہ کی تعداد تقریباً چودہ سو تھی جو صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے ۔

(۱۱) صلح حدیبیہ کے موقع پر ستر اونٹوں کی قربانی کی گئی ۔

(۱۲) صلح حدیبیہ کے موقع پر "انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر (ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی، تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دے) والی آیت نازل ہوئی ۔

۲۲۔ غزوہ خیبر

(۱) خیبر مدینے سے ۹۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

(۲) خیبر پر حملہ مدینے کے یہودیوں کو شاق گزرا۔ اور وہ مدینے سے چلے گئے

(۳) غزوہ خیبر وہ پہلا غزوہ ہے جس میں بڑے جھنڈے بھی استعمال کیے گئے۔

(۴) "یا منصور امت" کی علامت دوسری مرتبہ اس غزوہ میں استعمال کی گئی۔

(۵) فتح خیبر میں ابوالحقیق کے چند بیٹوں کے ناموں سے موسوم قلعے فتح کیے گئے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) العصب بن معاذ (۲) ناعم (۳) الزبیر (۴) ابی (۵) النزار (۶) نمبر ۵ میں مذکور قلعوں کے علاوہ حسب ذیل تین لشکروں کے قلعے بھی فتح کیے گئے:

(۱) القموص (۲) الوطیح (۳) سلالم۔

(۷) اس غزوہ میں جو یہودیوں کے سردار کام آئے ان کے نام حسب ذیل ہیں:

الحارث، ابوزینب، مرحب، اسیر، یاسر اور عامر کنانہ بن ابی الحقیق اور اس کا بھائی شامل ہیں۔ کل ۹۳ یہودی قتل ہوئے۔

(۸) اس غزوہ میں کل ۱۷ مسلمان شہید ہوئے۔ ان میں سے ۱۳ کفار کے ہاتھوں میدان کارزار میں شہید ہوئے دو زہریلی بکری کا گوشت کھا کر جان بحق ہوئے اور دو اپنی غلطی سے ہلاک ہو گئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) ربیعہ بن اکثم (۲) ثقف بن عمرو بن سمیط (۳) رفاعہ بن مسروح (۴) عبداللہ بن امیہ بن وہب (۵) محمود بن مسلمہ (۶) ابوضیاع بن النعمان (۷) الحارث بن حاطب (۸) عدی بن مرہ بن سراقہ (۹) اوس بن حبیب (۱۰) انیف بن وائل (۱۱) مسعود بن سعد بن قیس (۱۲) بشر بن البراء بن معرور (بکری کا گوشت کھا کر شہید ہوئے) (۱۳) فضیل بن العثمان (۱۴) عامر بن الاکوع (انہوں نے خود کو ہلاک کر لیا تھا۔ (۱۵) عمارۃ بن عقبہ بن عباد بن ملیل (۱۶) یسار جو حبشی غلام تھے (۱۷) قبیلہ اشجع کے ایک شخص۔

(۹) زینب بنت الحارث زوجہ سلام بن مشکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہریلی

بکری کا زہر آلود گوشت کھلا دیا۔ اس کو کھا کر متذکرہ صحابی شہید ہوئے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قتل کرادیا۔

(۱۰) غنائم جمع کرکے ان پر فروہ بن عمر البیاضی کو عامل مقرر کیا گیا۔

(۱۱) زید بن حارث کو حاکم شماریات مقرر کیا گیا۔ انھوں نے دو سو گھوڑوں کے علاوہ غنائم کی کل تعداد چودہ سو شمار کی۔ کل حصے اٹھارہ سو تھے۔ ہر سو کے لیے ایک حصہ، گھوڑوں کے لیے چار سو حصے دیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ خمس میں سے ملے ہوئے ہتھیار اور کپڑے بھی تقسیم کردیئے۔

(۱۲) مقام الکیتبہ سے حاصل شدہ غلہ آپ نے اپنی ازواج اور اولاد عبدالمطلب وغیرہم کو عنایت فرمایا۔

(۱۳) قبیلہ اوس کے ابوہریرہ، طفیل بن عمر اور اشعری کے لوگوں کی درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیوں کے مشورے اور منظوری کے بعد غنائم میں شریک کرلیا۔

(۱۴) فتح خیبر کے بعد جعفر بن ابی طالب اور السفینتین والے نجاشی کے پاس سے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب کی آمد پر خوش ہوئے اور فرمایا کہ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے جعفر کے آمد کی خوشی زیادہ ہے یا فتح خیبر کی"۔

(۱۵) خیبر کے جنگی قیدیوں میں صفیہ بنت حیی بھی تھیں۔ یہ بہت خوبصورت تھیں اور غنیمت کی تقسیم میں دمیہ کے حصہ میں آئیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سات راس کے عوض انھیں خرید کرلیے حبالہ عقد میں لائے اور اس تقریب کی خوشی میں پنیر، گھی اور کھجوروں کی دعوت دی گئی۔

(۱۶) حجاج بن علاط السلمی نے بغرض مصلحت ذاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسیری کی خبر دے کر اپنی مطلب برآری کرلی اور اس مصالح ذاتی کی حقیقی اطلاع عباس بن عبدالمطلب کو دیدی اور خواہش کی کہ جب تک وہ مکے سے چلے نہ جائیں وہ اس کو اسی طرح راز رکھیں۔ عباس نے یہی کیا بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو مسرت ظاہر کی اور ایک غلام ابو زبیبہ کو آزاد کردیا۔

(۱۷) اس غزوہ میں ایک گروہ نے روزے رکھے اور ایک نے قضا کیے۔ اس امر سے قضا کی

اجازت کا نتیجہ بھی اخذ کیا گیا لیکن روزے رکھنا زیادہ مستحسن سمجھا گیا۔

(۱۸) مسلمانوں کے خیبر میں داخل ہونے کے بعد یہودی قلعہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے مسلمانوں نے پہلے ان کی زمینوں اور باغوں پر قبضہ کیا۔ لیکن جب محاصرے کی سختی کو بعد انھوں نے جانوں کی امان چاہی تو انھیں دے دی گئی۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ اپنے ساتھ اتنا مال لے جائیں جو ان کے اونٹ اٹھالیں، البتہ سونا، چاندی اور ہتھیار لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور نہ کوئی چیز پوشیدہ رکھیں گے جس کا انھوں نے وعدہ کیا۔ بصورت بدعہدی سزا کے مستوجب ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیدی تھی کہ خیبر کی فتح علیؓ بن ابی طالب کے ہاتھوں ہوگی کیونکہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ و رسول انھیں دوست رکھتے ہیں۔

(۲۰) مرحب یہودی کے ہاتھوں عامر جیسے بہادر اور موت سے بے پرواہ کی شہادت ہوئی

(۲۱) حضرت علیؓ نے مرحب کا سر پھاڑ دیا اور فتح خیبر انھیں کے ہاتھوں ہوئی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہوئی۔

(۲۲) صفیہ بنت حیی کا شوہر کنانہ اور الربیع عم زاد بھائی یہ دونوں بارگاہ نبویؐ میں پیش کیے گئے۔ جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال پر اپنے برتنوں کو پوشیدہ رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتمام حجت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جھوٹ کھل گیا تو تمھارے خون اور اہل و عیال میرے لیے حلال ہوں گے۔ دونوں اس پر راضی ہو گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی پر وہ برتن برآمد ہو گئے لہذا حسب فہمائش ان دونوں کی گردن مار دی گئی۔

(۲۳) بھوک سے نڈھال ہو کر کچھ لوگوں نے گدھے ذبح کر لیے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے وہ ہانڈیاں الٹوا دیں۔ آپ نے شہری گدھے، خچر، درندوں اور پنجوں سے پھاڑ کر کھانے والے پرندوں کا گوشت حرام قرار دیا۔ اسی طرح مردار پرندہ، لوٹ اور اچکے ہوئے مال کو بھی حرام کر دیا۔

(۲۴) فتح خیبر کے بعد اسے چھتیس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر حصے میں سو سہم تھے ان حصوں کا نصف اپنے ملکی حوائج اور ضروریات کے لیے جو آپ کو پیش آتی تھیں۔ مخصوص کر دیا۔ دوسرے

نصف حصہ کو چھوڑ دیا۔ اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نصف حصہ اسی میں تھا کہ اسی میں قلعہ نطاۃ اور اس کے مشمولات تھے۔ اس کو بھی آپ نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ جسے آپؐ نے وقف کیا وہ قلعہ الوطیحہ الکتیبہ، سلالم اور اس کے محتویات تھے۔

(۲۵) مسلمانوں میں کاشت کرنے والوں کی قلت کے سبب باقی زمینیں یہودیوں کو کاشت کے لیے دے دیں۔ جس کا معاوضہ پیداوار کا نصف مقرر کیا گیا۔

(۲۶) فتح خیبر پر حسبِ ذیل اعلان فرمایا۔

(۱) حاملہ لونڈی سے صحبت نہ کرے۔

(۲) کسی قیدی عورت سے اس وقت تک حاجت روائی نہ کرے تاوقتیکہ دو حیض نہ گزر جائیں تاکہ حمل غیر کا شبہ جاتا رہے۔

(۳) تقسیم تک مالِ غنیمت کو فروخت نہ کرے۔

(۴) غنیمت کا جانوروں پر اس طرح سوار نہ ہو کہ وہ دبلا ہو جائے اور جب وہ لاغر تو غنیمت میں واپس کر دے یا

(۵) کسی کپڑے کو اتنا پہنے کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے مسلمانوں کی غنیمت میں واپس کر دے۔

۲۴۔ غزوہ عام الفتح :

(۱) بنو بکر کے سردار بنو نفاثہ نے بنی خزاعہ کے مقابلے کے لیے اہل قریش آدمیوں اور ہتھیاروں کی مدد سے کر ان پر غفلت میں حملہ کر دیا اور ان کے بیس آدمی قتل کر دیئے۔ خزاعیوں نے جو لاً مسلمانوں سے مدد چاہی اور آپ نے اقرار کر لیا۔

(۲) ابو سفیان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امداد کرنے سے روکنا چاہا اور معاہدہ کی تجدید چاہی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نامنظور کر دی۔

(۳) امداد کے لیے روانگی سے قبل اطراف کے بڑے عرب قبیلوں کو طلب فرمایا جن میں اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اشجع اور سلیم تھے۔ اس مسلم لشکر کی تعداد دس ہزار تھی۔

(۴) یہ غزوہ بھی چونکہ رمضان میں ہوا۔ لہذا یہ عام اجازت دیدی گئی جو روزہ نہ رکھنا چاہے

نہ رکھے اور جو چاہے روزہ رکھے ہر ایک کی مرضی پر ہے۔

(۵) اس غزوہ میں دس ہزار جگہ آگ روشن کی گئی۔

(۶) اس غزوہ سے اہل قریش خوف زدہ تھے انھوں نے ابوسفیان بن حرب کو حالات کا جائزہ لینے بھیجا اور ہدایت کی بشرط ملاقات (آنحضرتؐ) امان لے لینا۔ اس غرض سے ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ روانہ ہوئے۔ اور لشکر دیکھ سخت پریشان ہوئے۔

(۷) ابوسفیان بن حرب جن کو ابوحنظلہ بھی کہا جاتا تھا۔ اپنے مشن میں مسلمانوں کے لشکر کے قریب پہنچا تو عباس بن عبدالمطلب سے ملاقات ہوگئی انھوں نے ابوسفیان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور ۔ اپنی پناہ میں لے کر معہ اس کے متذکرہ دو ساتھیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ ان تینوں نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے انعام میں ابوسفیان کے گھر کو دارالامان بنادیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان سارے اہل مکہ کو بھی امان دیدی جو اپنے گھروں میں مقیم رہیں۔

(۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اسید بن حضیر کے درمیان اپنی اونٹنی القصواء پر سوار اپنے آہن پوش لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو ابوسفیان ان کی جلالت سے بہت متاثر ہوا۔

(۹) مکہ میں پرامن داخلہ کے باوجود حسب ذیل چھ مردوں اور چار عورتوں کو قتل کا حکم دیا گیا۔

(۱) عکرمہ بن ابی جہل (۲) ہبار بن الاسود (۳) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح (۴) مقیس بن صبابۃ اللیثی (۵) حویرث بن نقیذ (۶) عبداللہ بن ہلال بن خطل الادرمی۔

عورتوں میں (۱) ہند بنت عتبہ (۲) سارہ عمرو بن ہاشم کی آزاد کردہ لونڈی (۳) فرتنا اور (۴) قریبہ۔

لیکن ان متذکرہ چھ مردوں میں سے آخرالذکر تین مرد قتل کر دیئے گئے۔ ان کے علاوہ حضرت حضرت خالد کے مکہ میں داخلے پر مزاحمت کی صورت میں مقابلہ ہوا اور ۲۴ اہل قریش کے اور ۴ ہذیل کے مرد قتل ہوئے۔

(۱۰) مسلمانوں میں سے دو آدمی راستہ بھول جانے کے سبب جنھیں غنیم نے موقع پاکر

شہید کردیا وہ دو کرز بن جابر الفہری اور خالد الاشقر الخزاعی تھے۔

(۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الحجون کے مقام پر چمڑے کا خیمہ نصب کیا گیا۔ اسی پر آپؐ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور خود بھی اسی میں تشریف لائے۔

(۱۲) حضورؐ نے خانہ کعبہ میں داخلے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی پھر حضرت بلال کے ذریعہ محافظ کعبہ عثمان بن طلحہ سے کنجی منگوائی اور بیت اللہ کا دروازہ کھول کر اندر تشریف لے گئے۔ داخلے کے بعد پھر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر آگئے۔ دروازہ بند کیا اور لوگوں کو جمع کرکے بھرے مجمع میں سابق محافظ عثمان بن ابی طلحہ کو یہ کہہ کر کنجی دوبارہ عطا فرمادی کہ اے ابی طلحہ، اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رکھو کہ وہ تم سے سوائے ظالم کے کوئی نہیں چھینے گا۔

(۱۳) پانی کی سبیل عباس بن عبدالمطلب کو دی اور فرمایا کہ "یہ میں نے تمھیں دی نہ تم اس سے بخل کرو اور نہ وہ تم سے بخل کرے"۔

(۱۴) تمیم بن اسد الخزاعی نے کعبے کے پتھروں کی تہذیب کی اور حضرت بلالؓ نے چھت پر چڑھ کر اذان دی۔

(۱۵) خانہ کعبہ کی سرزمین کی برتری کا اعلان کیا گیا۔

(۱۶) خانہ کعبہ کے تمام بتوں کو توڑا گیا۔

(۱۷) ۲۰ رمضان بروز جمعہ مکہ فتح ہوا۔

(۱۸) حرمت کعبہ سے متعلق حسبِ ذیل خطبہ دیا:

"اللہ نے جس دن سے آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) مکے کو حرام (محترم و قتل و قتال سے محفوظ) کردیا ہے۔ وہ قیامت تک حرام ہے میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے سوا کبھی حلال نہیں ہوا۔ اس کے بعد وہ اپنی حرمت دیرورہ پر واپس چلا گیا۔ لہٰذا تم میں جو لوگ حاضر ہیں وہ غائبین کو پہنچا دیں ہمارے لیے اس کے غنائم میں سے بھی کچھ حلال نہیں"۔

(۱۹) فتح مکہ کے بعد عتاب بن اسید کو عامل مقرر کیا جو نماز پڑھاتے تھے اور معاذ بن جبل جو حدیث و فقہ کی تعلیم دیتے تھے۔

(۲۰) اس غزوہ کے سفر میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس روزہ بھی افطار کیا اور کبھی رکھا، لوگوں نے آپ کے اس عمل کا اتباع کیا۔

(۲۱) حضرت عثمان کی سفارش پر ان کے رضاعی بھائی ابن ابی سرح کو معافی دی گئی۔

(۲۲) نماز میں قصر کیا گیا۔

(۲۳) سعید بن سعید بن العاص بن امیہ کو مکہ کے بازار کا کنٹرولر مقرر کیا گیا۔

(۲۴) طائف روانگی کے وقت ہبیرہ بن شبل بن العجلان الثقفی کو مکے میں قائم مقام بنایا گیا لیکن مدینہ روانگی کے وقت ۸ھ میں عتاب بن اسید کو مکہ معظمہ اور حج کا عامل بنایا گیا۔

۲۵۔ غزوہ حنین

(۱) ہوازن اور ثقیف کے اشراف نے فتح مکہ کے بعد مل کر بغاوت کر دی۔ جن کی سربراہی ایک ۳۰ سالہ نوجوان مالک بن عوف النصری کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بغاوت کو فرو کرنے جانا پڑا۔ [illegible]

(۲) صفوان بن امیہ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سو زرہیں مع سامان کے عاریتاً لی تھیں دیگر مشرکین کے ساتھ وہ بھی اس غزوہ میں شریک سفر تھا۔

(۳) غنیم کی تیاری و نقل و حرکت سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کو متعین کیا۔

(۴) بڑے اور چھوٹے مختلف جھنڈے مختلف صحابیوں کو دیے جن کے نام گوشوارے میں مذکور ہیں۔

(۵) مسافت کی سختی اور یک لخت حملے سے گھبرا کر بنی سلیم اور ان کے ساتھ اہل مکہ اور دوسرے لوگ پشت پھیر کر بھاگے۔ لیکن ثابت قدم رہنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) عباسؓ بن عبدالمطلب (۲) علیؓ ابن ابی طالب (۳) فضل بن عباسؓ (۴) ابوسفیان بن بن الحارث ابن عبدالمطلب (۵) ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب (۶) ابوبکر بن قحافہ، (۷) عمر بن الخطاب اور (۸) اسامہ بن زید، یہ لوگ اپنے چند گھر والوں اور ساتھیوں کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔

(۶) جنگ شروع ہوجانے پر شاہت الوجوہ (چہرے برے ہوں) کہہ کر مشرکین پر کنکریاں ماریں اور کامیابی کے لیے دعا فرمائی تو مشرکین کے دلوں پر رعب طاری ہوگیا اور وہ لوگ منتشر ہوکر بھاگ گئے۔

(۷) قتل کے عام حکم کے تحت مسلمانوں نے غضبناک ہوکر عورتوں اور بچوں تک کو قتل کرنا شروع کردیا لیکن جب یہ اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے منع فرمادیا۔

(۸) جو شخص کسی کو قتل کرے معتبر شہادت پیش کرنے کی صورت میں اس کے اسباب کے پانے کا مستحق ہوگا۔

(۹) غنیم ہزیمت کے بعد مختلف علاقوں میں بھاگ گئے جن میں طائف، نخلہ، اوطاس وغیرہ شامل ہیں۔

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعامر الاشعری اور سلمہ بن الاکوع کو مشرکین لشکریوں کے تلاش میں بھیجا ابوعامر نے ان مفرور لشکریوں میں سے نو کو قتل کردیا لیکن دسویں آدمی نے موقع پاکر انھیں شہید کردیا۔ ابوعامر نے ابوموسیٰ اشعری کو اپنا قائم مقام بنایا انھوں نے غنیم سے جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور ابوعامر کے قاتل کو بھی قتل کیا اس طرح اس غزوہ میں ابوعامر کے علاوہ حسب ذیل مسلمان شہید ہوئے۔

(۱) ایمن بن عبید بن زید الخزرجی جو ام ایمان کے بیٹے اور اسامہ بن زید کے اخیافی بھائی تھے۔

(۲) سارقہ بن الحارث (۳) رقیم بن ثعلبہ بن زید بن لوذان۔

(۱۱) اموال غنیمت جمع کرکے الجعرانہ منتقل کیا جہاں مسلمانوں نے اپنا کیمپ قائم کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی طائف سے وہیں تشریف لائے اس مال غنیمت میں چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی جمع کی گئی۔

(۱۲) آنحضرت نے قیدیوں کے فیصلے میں تامل سے کام لیا تا آنکہ ان سے متعلق کوئی وفد آکر ملے اس لیے مال کی تقسیم سے کام کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے ان ۲۰ اصحاب کو دیا جن کی تالیف قلب مقصود تھی ان اصحاب کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابوسفیان بن حرب (۲) یزید بن ابوسفیان (۳) معاویہ بن ابوسفیان (ان تینوں کو چالیس

اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دیے) (۴) حکیم بن حزام کو سو اونٹ دیے لیکن مزید طلب پر سو اور بھی دے دیے ۔ باقی حسب ذیل اصحاب کو سو سو اونٹ دیے (۵) نضر بن الحارث بن کلدہ (۶) اسید بن جاریہ الثقفی (۷) علاء بن حارثۃ الثقفی (۸) حارث بن ہشام (۹) صفوان بن امیہ (۱۰) قیس بن عدی (۱۱) سہیل بن عمرو (۱۲) حویطب بن عبد العزی (۱۳) اقرع بن حابس التمیمی (۱۴) عینیہ بن حصن (۱۵) مالک بن عوف (۱۶) عباس بن مراد (انھیں ابتداء میں چالیس اونٹ دیے گئے تھے تو انھوں نے اشعر کہا اس پر ان کو بھی سو دے دیے گئے) ۔ حسب ذیل اصحاب کو ۵۰ اونٹ دیے گئے :-

(۱۷) مخرمہ بن نوفل (۱۸) سعید بن یربوع (۱۹) عثمان بن وہب (۲۰) ہشام بن عمرو العامری (واضح رہے کہ یہ سب اپنے خمس میں دیا) ۔

(۱۸) زید بن ثابت کو مال غنیمت کی تقسیم کا نگران اعلیٰ مقرر کیا۔ تقسیم کا اصول حسب ذیل رہا:

(۱) عام لشکری کے حصے میں چار اونٹ اور چالیس بکریاں آئیں ۔

(۲) ایک سوار کے حصے میں بارہ اونٹ اور سو بکریاں آئیں (خواہ گھوڑا ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں) ۔

(۱۹) زہیر بن صرد کی سرکردگی میں ہوازن کا وفد آیا ۔ اس وفد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی چچا ابو زرقان بھی شامل تھا۔ اس وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قیدیوں کے لیے احسان کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا "تمھیں اپنی عورتیں اور بچے زیادہ محبوب ہیں یا مال؟" انھوں نے جواب کہا: "ہم شمار ہیں کوئی چیز برابر نہیں کرسکتے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا جو ہے وہ تو تمھارا ہے اور میں تمھارے لیے لوگوں سے درخواست کروں گا" چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غازیوں سے استفسار کیا تو اکثریت نے آپ کی منشا کے مطابق واپسی کا بخوشی اقرار کیا۔ البتہ چند نے اختلاف کیا بالآخر سب نے تعمیل منشا نبی کو احسن جانا اور واپس کر دیا۔

(۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز ۵ ذی القعدہ کو الجعرانہ تشریف لائے ۔ تیرہ روز مقیم رہے ۔

(۲۱) بدھ کے روز ۱۸ رذی القعدہ کو روانہ ہوئے اور جمعرات کو مدینے مراجعت فرمائی ۔

(۲۲) بروایت عبداللہ ابن عباسؓ ہوازن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار اصحاب کے ساتھ تھے اور اتنا ہی قتال کیا جتنا بدر میں قریش نے کیا تھا ۔

۲۶ ۔ غزوہ طائف

(۱) اوطاس کے بھاگے ہوئے ثقفیوں نے اپنے قلعہ کی مرمت کر لی تھی اور ایک سال تک کام آنے والی اشیا کا ذخیرہ کر لیا تھا ۔ اب وہ اپنے قلعے میں محفوظ رہ کر مسلمانوں سے نمٹنا چاہتے تھے ۔ ہزیمت کا بدلہ وجہ عناد تھی ۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روانگی سے قبل حضرت خالدؓ کو طائف بھیج دیا تھا ۔

(۳) ثقفیوں نے اپنے قلعہ سے ٹڈی دل کی طرح مسلمانوں کے عسکری کیمپ پر تیر اندازی کی کہ چند مسلمان زخمی اور بارہ شہید ہوئے جن میں عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ اور سعید بن العاص اور عبداللہ بن ابی بکر شامل ہیں ۔ مسلمانوں کے کیمپ کا مقام وہ تھا جہاں آج کل مسجد طائف ہے ۔

(۴) اس غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کی ازواج میں ام سلمہؓ اور زینبؓ تھیں ۔

(۵) ثقفیوں کے قلعے کا ۱۸ روز تک محاصرہ کیا گیا ۔

(۶) انگوروں کے باغ کاٹنے کا حکم دیا گیا لیکن اللہ کا واسطہ دینے پر کٹائی روک دی گئی ۔

(۷) حسب اعلان کہ قلعے سے اتر کر مسلمانوں کے پاس آجانے والا غلام آزاد ہوگا دس سے زائد آدمی نکلے ان میں ابو بکرہ بھی تھے جنھیں آزاد کر دیا گیا ۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر غزوات کی طرح فتح طائف کی منجانب اللہ اجازت نہیں ملی تھی ۔ اس لیے آپ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے مشورہ طلب فرمایا ۔ ان کے محاصرہ ختم کر دینے کے مشورہ پر حضرت عمرؓ بن الخطاب کو حکم دیا کہ اعلان فرما دیں ۔ لیکن لوگوں نے محاصرہ ختم کر دینے کے خلاف احتجاج کیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی اجازت دے دی ۔ صبح کو گئے تو ناکام واپس لوٹے ۔ آخر حکم نبیؐ کی تعمیل کی گئی اور محاصرہ ختم کر کے کوچ کیا گیا ۔

(۹) طائف ہی میں محرم ۹ھ کا چاند دیکھا گیا تو عربوں نے صدقہ وصول کرنے کے لیے محصلوں کا تقرر کیا اور انھیں اپنے اپنے مفتوحہ علاقوں کی طرف روانہ کیا ان کے نام حسب ذیل ہیں :

(۱) عیینہ بن حصن کو بنی تمیم سے ۔

(۲) بریدہ بن الحصیب کو اسلم و غفار سے ، بعض کے نزدیک کعب بن مالک کو مقرر کیا گیا ۔

(۳) عباد بن بشیر الاشہلی کو سلیم و مزینہ سے ۔

(۴) رافع بن مکیث کو جہینہ سے ۔

(۵) عمرو بن العاص کو بنی فزارہ سے

(۶) ضحاک بن سفیان الکلابی کو بنی کلاب سے ۔

(۷) بسر بن سفیان الکعبی کو بنی کعب سے ۔

(۸) ابن اللتبیہ الازدی کو بنی ذبیان سے ۔

(۹) سعد ہذیم کا ایک شخص ان کے صدقات جمع کرنے کے لیے ۔

ساتھ ہی ہدایت فرمائی کہ "جو زیادہ ہو وہ ان سے لے لیں اور ان کے عمدہ مالوں سے بچیں ۔

۲۷۔ غزوہ تبوک (آخری غزوہ)

(۱) ہرقل اور رومیوں کے لشکر نے اپنے ہمراہ لخم ، جزام ، عاملہ اور غسان کے قبیلوں کو ملا کر مسلمانوں سے مقابلہ کا ارادہ کیا اور ان کا مقدمہ الجیش البلقا تک پہنچ گیا ، اس اطلاع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدافعت کے لیے روانہ ہوئے ۔ یہ زمانہ سخت گرمی کا تھا ۔

(۲) اس معرکہ کے لیے فوجی کمک کے علاوہ صدقات جمع کرنے کا بھی حکم دیا گیا ۔

(۳) کچھ کم ہمت یا آسائش پسندوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی اور جواب نفی میں پاکر اشکبار اور مغموم لوٹے ان کے نام حسب ذیل ہیں :

(اول) سالم بن عمیر (دوم) ہرمی بن عمرو (سوم) علیہ بن زید (چہارم) ابولیلی المازنی (پنجم) عمرو بن عنمہ (ششم) سلمہ بن صخر اور (ہفتم) عرباض بن ساریہ ۔

بعض کے نزدیک عبداللہ بن المغفل اور معقل بن یسار بھی شامل تھے ۔

(۴) اس غزوہ میں منافقین بھی شریک سفر رہے ۔ دوران سفر ان منافقین میں سے کچھ نے پیچھے رہ جانے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدی ۔ ان کے علاوہ اعراب میں

بیاسی آدمیوں نے عذر پیش کیا اور پیچھے رہ جانے کی اجازت طلب کی جو قبول نہیں کی گئی۔

(۵) اس غزوہ کے سفر میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا جس نے اپنے یہود و منافق حلفاء کے ہمراہ ثنیتہ الوداع میں لشکر قائم کیا تھا۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔

(۷) منافقوں کے ہمراہ غلطی سے حسب ذیل پانچ مسلمان بھی پیچھے رہ گئے تھے:

(اول) کعب بن مالک (دوم) ہلال بن ربیع (سوم) مرارہ بن الربیع (چہارم) ابو خیثمہ بن السالمی اور (پنجم) ابوذر غفاری۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر تیس ہزار انسانی نفوس اور دس ہزار گھوڑوں پر مشتمل تھا۔

(۹) اس غزوہ کے دوران مدت نماز قصر کی گئی۔

(۱۰) تبوک پہنچ کر ابو خیثمہ اور ابوذر غفاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(۱۱) رجب ۹ھ میں خالد بن ولید کو چار سو بیس اصحاب کی جمعیت کے ساتھ ہرقل سے ملنے حمص بھیجا گیا۔ دوران منزل ہدایت کی گئی کہ وہ دومۃ الجندل میں اکیدر بن عبدالملک سے بھی ملتے جائیں۔ یہ قبیلہ کندہ کا نصرانی بادشاہ تھا۔ خالد کی اس سے اس وقت ملاقات ہوئی جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ نیل گائے کا شکار کھیل رہا تھا۔

(۱۲) اکیدر خالد بن ولید کے اچانک حملے سے پسپا ہو کر اسیر ہو گیا۔ لیکن اس کے بھائی نے مقابلہ کیا اور مارا گیا۔

حضرت خالدؓ نے اکیدر سے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ دومۃ الجندل مسلمانوں کو دے دے نیز دو ہزار اونٹ آٹھ سو (اس) جانور چار سو زرہ اور چار سو نیزے تاوان کے طور پر دینے قبول کر لیے۔

(۱۳) خالد بن ولید نے اکیدر سے ملا ہوا مال غنیمت خمس نکال کر بقیہ اپنے ساتھیوں پر تقسیم کر دیا ان سے ہر شخص کو پانچ پانچ حصے ملے۔

(۱۴) حضرت خالد نے اکیدر اور اس کے مصاحب کو مال غنیمت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ (ٹیکس) کی بنیاد پر اس سے صلح کر لی اور جان کی امان دیکر

آزاد کر دیا۔ اور ایک تحریر الطاف صلح کا فرمان لکھ کر اور اپنے انگوٹھے کا نشان بنا کر عنایت فرمایا۔

(۱۵) تبوک میں جنگ نہیں ہوئی۔

(۱۶) کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں اس وقت تک انتظار کیا تا آنکہ سورہ توبہ نازل ہوئی۔

(۱۷) مسلمانوں نے نہ معلوم کس طرح یہ تاثر لیا کہ اب جہاد بند ہو گیا۔ اپنے اپنے ہتھیار فروخت کرنے شروع کر دیے۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے انھیں منع فرمایا اور فرمایا "میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر جہاد کرتے رہے گی تا آنکہ دجال ظاہر ہو۔"

(۱۸) غزوہ تبوک سخت گرمی کی شدت میں برپا ہوا۔ گرمی کی شدت کے ساتھ پانی قلت بھی شدید تھی۔ لوگوں نے اونٹوں کو ذبح کر کے اُن کی اوجھڑیاں نچوڑ نچوڑ کر پانی پیا تھا۔

(۱۹) غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے خیال رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعرات کے روز سفر کرنا بہت پسند تھا۔

(۲۰) غزوہ تبوک میں بیس دن قیام کیا اور مسافر کی نماز پڑھتے رہے۔

(۲۰) بوجہ مجبوری غزوہ میں شریک نہ ہونے والوں کو شریک غزوہ قرار دیا۔

یہ مضمون طبقات کبیر جزو ثانی مصنفہ محمد بن سعد کاتب الواقدی کے اردو ترجمہ سے ماخوذ ہے جسے مولانا عبداللہ العمادی صاحب (سابق رکن سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ) نے کیا اور جو دارالطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا۔

گوشوارہ غزوات

نوٹ: کل ۲۷ غزوات ہوئے، ہر غزوہ اپنے مقام جنگ کے نام سے موسوم ہے۔ لہٰذا مقام جنگ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نمبر شمار	غزوہ کا نام	دن تاریخ، ماہ اور سن	نام کمانڈر سپہ سالار مسلم افواج	نام سپہ سالار غیر مسلم افواج	حضور کا قائم مقام	ایام جنگ	افواج تعداد: مسلم	افواج تعداد: غیر مسلم	تعداد قتال: مسلم	تعداد قتال: غیر مسلم
۱	الابواء یا ودان	۱۱ مہینے ق، ھ	حمزہ بن عبدالمطلب	—	سعد بن عبادہ	۵	—	—	—	—
۲	بواط	۱۳ م۔ ق۔ ھ شروع ربیع الاول	سعد بن ابی وقاص	امیہ بن خلف الجمعی	سعد بن معاذ	—	۲۰۰	۱۰۰	—	—
۳	سفوان یا بہ تلاش کرز بن جابر الفہری	۱۳م۔ ق۔ ھ شروع ربیع الاول	علی بن ابی طالب	—	زید بن حارثہ (۱)	—	—	—	—	—
۴	ذی العشیرہ	۱۶م۔ ق۔ ھ (جمادی الآخر)	حمزہ بن عبدالمطلب	—	ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومی	—	۱۵۰ یا ۲۰۰	—	—	—
۵	بدر القتال یا بدر کبریٰ	جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۹م۔ ق۔ ھ	—	ابوجہل و ابوسفیان	عبداللہ بن ام مکتوم (۱)		۳۰۵	۹۵۰	۲۲	۷۰
۶	بنی قینقاع **	شنبہ نصف شوال ۲۰م ق۔ ھ	حمزہ بن عبدالمطلب	—	(۱) ابولبابہ بن عبد المنذر العمری	۱۵	—	—	—	—
۷	سویق *	یک شنبہ، ۵ ذی الحجہ، ۲۲ مہینے ق۔ ھ	—	ابوسفیان بن حرب	(۲) ایضاً	۵	—	۲۰۰	—	—
۸	قرۃ الکدر یا قرارۃ الکدر	نصف محرم ۲۳م۔ ق۔ ھ	علی بن ابی طالب		(۲) عبداللہ بن ام مکتوم	۱۵	—	—	—	—

** اس غزوہ کا نام مقام جنگ کے نام سے نہیں بلکہ قبیلے کے نام پر ہے

* سویق ستوؤں کو کہتے ہیں کیونکہ غنیم ستو چھوڑ بھاگے تھے اس لیے اس کا نام اسی تعلق سے مشہور ہوا۔

نمبر شمار	غزوہ کا نام	دن، تاریخ، ماہ اور سن	نام کمانڈر سپہ سالار مسلم افواج	نام کمانڈر سپہ سالار مسلم افواج	حضور کا قائمقام	ایام جنگ	افواج تعداد		تعداد قتال	
							مسلم	غیر مسلم	مسلم	غیر مسلم
۹	عطفان	ربیع الاول ۱۲، ۲۵ م ۔ ق ۔ ھ	-	دعثور بن الحارث	(۱) عثمان بن عفان	۱۱	-	-	-	-
۱۰	بنی سلیم	۶، جمادی الاول ۲۷ ۔ م ۔ ق ۔ ھ	-	-	(۲) ابن ام مکتوم	۱۰	۲۰۰		-	-
۱۱	احد	۷، شوال ۳۲ ۔ م ۔ ق ۔ ھ	اسید بن حضیر (اوس) الحباب بن المنذر (خزرج) سعد بن عبادہ (خزرج) علی بن ابی طالب (مہاجرین) مصعب بن عمیر (مہاجرین)	ابوسفیان باقی ۱۰ دیگر	(۳) ابن ام مکتوم	-	۷۰۰	۳۰۰۰	-	-
۱۲	حمراء الاسد	یکشنبہ ۸ شوال ۳۲ م ۔ ق ۔ ھ	علی بن ابی طالب	-	(۵) ابن ام المکتوم	۵	-	-	۲	-
۱۳	بنی النضیر	شنبہ، ربیع الاول ۳۲، م ق ۔ ھ	علی بن ابی طالب	-	(۶) ابن ام المکتوم	۱۵	-	-	-	-
۱۴	بدر الموعد	یکم ذیقعدہ ۴ھ	علی بن ابی طالب	ابوسفیان	عبداللہ بن رواحہ	۸	۱۵۰۰	۲۰۰۰	-	-
۱۵	ذات الرقاع	۱۰، محرم شنبہ ۲۷ ۔ م ۔ ق ۔ ھ	-	-	(۳) عثمان بن عفان	۱۵	۴۰۰ یا ۷۰۰	-	-	-
۱۶	دومۃ الجندل	۲۵، ربیع الاول ۲۹ ۔ م ۔ ق ۔ ھ	-	-	سباع بن عرفطۃ الغفاری	۲۵	۱۰۰۰	-	-	-
۱۷	المریسیع	دوشنبہ ۲، شعبان ۵ھ	ابوبکر صدیق (مہاجر) سعد بن عبادہ (انصاری)	-	(۲) زید بن حارثہ	۱۸	-	-	۱	۱۰
۱۸	خندق یا احزاب	۸، ذیقعدہ دوشنبہ ۵ھ	زید بن حارثہ (مہاجر) سعد بن عبادہ (انصاری)	ابوسفیان بن حرب	(۷) ابن ام المکتوم	۱۶	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰	۴	-